رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

اللہ اکبر

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

تارکا پتہ الفضل قادیان

نرخ چندہ پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی ۳/۱۲

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

جلد ۲۵	۱۵ جمادی الاوّل سنہ ۱۳۵۶ھ	یوم یکشنبہ	مطابق ۲۵ جولائی سنہ ۱۹۳۷ء	نمبر ۱۷۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ جولائی ۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کو کل دن بھر دردسر کی سخت تکلیف رہی ۔ پھر رات کو بھی اسی درد کی وجہ سے تمام رات نیند نہ آئی ۔ آج جمعہ کے وقت طبیعت کو کچھ آرام ہو گیا ۔ اور خطبۂ جمعہ حضور نے خود پڑھا ۔ لیکن بعد نماز عصر طبیعت پھر ناساز ہو گئی ۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛.

نظارت بیت المال کی طرف سے چوہدری بدرالدین صاحب کو جالندھر اور ہوشیارپور کے اضلاع میں بھیجا گیا ہے ؛.

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

معاندین کی بے جا تہمتوں اور اُن کے عبرتناک انجام کا وحی الٰہی میں ذکر

"خدا تعالےٰ نے آئندہ زمانہ کے لوگوں کی بے جا تہمتوں کی نسبت ایک خاص پیشگوئی کر کے مجھے یوسف قرار دیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے ۔ ھو الذی ینزل الغیث من بعد ما قنطوا وینشر رحمتہ یجتبی الیہ من یشاء من عبادہٖ وکذالک مننا علیٰ یوسف لنصرف عنہ السوء والفحشاء ولتنذر قوماً ما انذر اٰباءھم فھم غافلون قل عندی شھادۃ من اللہ فھل انتم مؤمنون ان معی ربی سیھدین رب السجن احب الی مما یدعوننی الیہ رب نجنی من غمی ۔ ترجمہ اس وحی الٰہی کا یہ ہے ۔ خدا وہ خدا ہے ۔ جو بارش کو اس وقت اتارتا ہے جبکہ لوگ مینہ سے ناامید ہو جاتے ہیں ۔ تب ناامیدی کے بعد اپنی رحمت پھیلاتا ہے ۔ اور جس بندہ کو اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے ۔ رسالت اور نبوت کے لئے چن لیتا ہے ۔ اور ہم نے اسی طرح اس یوسف پر احسان کیا تا ہم دفع کریں ۔ اور پھیر دیں اس سے ان بُرائی اور بے حیائی کی باتوں کو جو اُسکی نسبت بطور تہمت تراشی جائیں گی ۔" خلاصہ اس پیشگوئی کا یہ ہے ۔ کہ اسی طرح اس یوسف کی ہم بریت ظاہر کرینگے ۔ کہ اول شریر لوگ بے جا تہمتیں اس پر لگائیں گے ۔ جیسا کہ یوسف بن یعقوب پر تہمت لگائی گئی تھی ۔ لیکن آخر خدا نے ایک شخص کو اسکی بریت کے لئے ایک گواہ ٹھہرایا ۔ اور اس گواہی نے یوسف کو اس تہمت سے بری کر دیا ۔ پس خدا فرماتا ہے ۔ کہ اس جگہ بھی میں ایسا ہی کروں گا ۔ جیسا کہ اس نے فرمایا ۔ قل عندی شھادۃ من اللہ فھل انتم مؤمنون ۔ ان معی ربی سیھدین ۔ یعنی اے یوسف جو لوگ تیرے پر الزام لگاتے ہیں ۔ ان کو کہدے کہ میرا اپنی بریت کے لئے خدا تعالےٰ کی گواہی اپنے پاس رکھتا ہوں ۔ پس کیا تم اس گواہی کو قبول کرو گے ۔ یا نہیں ۔ اور یہ بھی ان کو کہدے کہ میں تمہاری کسی تہمت سے ملزم نہیں ہو سکتا ۔ کیونکہ میرے ساتھ میرا خدا ہے ۔ وہ میری بریت کے لئے کوئی راہ پیدا کر دیگا ۔"

مخرجین کی فتنہ پردازیوں کے خلاف اظہار نفرت

احمدیہ سپورٹس کلب قادیان کا جلسہ

قادیان ۲۳ جولائی۔ کل بعد نماز عشاء مسجد اقصےٰ میں احمدیہ سپورٹس کلب کے زیر اہتمام حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مولوی ظہور حسین صاحب سابق مبلغ بخارا نے تقریر کی جس میں شیخ مصری صاحب کے ادعائے اثر و رسوخ کا ذکر کرتے ہوئے ثابت کیا کہ کس طرح ان سے بہت زیادہ اثر و اقتدار رکھنے والے خلافت سے انحراف کر کے حرمان و خزلان کا شکار ہوئے۔ اسی طرح خلافت حقہ کے مقابل پر کھڑا ہونے کے باعث ان کے لئے بھی ناکامی و نامرادی مقدر ہو چکی ہے۔ پھر ان لوگوں کی عقل و خرد پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا۔ کہ وہ دعوے تو یہ کرتے ہیں۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت رکھتے ہیں۔ لیکن آپ کے اس پسر موعود کے مقابل کھڑے ہوئے ہیں۔ جس کے متعلق حضور علیہ السلام نے بہت سی بشارتیں دی ہیں۔

اس کے بعد جناب مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری نے آیت استخلاف تلاوت کرنے کے بعد ایک نہایت دلچسپ تقریر کی۔ اور خلافت کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے ثابت کیا۔ کہ خلافت نہ صرف دنیوی نقطہ نگاہ سے ضروری ہے اور نہ صرف اس لحاظ سے اہمیت رکھتی ہے۔ کہ وہ ایک سلسلہ نظام کی آخری کڑی ہے۔ بلکہ انسان کی روحانی ترقی کے لئے بھی اس کا ہونا نہایت ہی ضروری ہے۔ اور خلافت سے منقطع ہو کر انسان ہرگز ہرگز خدا تعالےٰ کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔

ازاں بعد خلیفہ صلاح الدین صاحب نے ایک مختصر سی تقریر میں قرآن کریم سے استدلال کرتے ہوئے کہا۔ کہ کس طرح بعض لوگ اپنی زبانوں سے تو کہتے ہیں کہ ہم خدا تعالےٰ پر اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں وہ مومن نہیں ہوتے بلکہ مفسد ہوتے ہیں۔ بعینہٖ وہی روش ان مخرجین نے اختیار کر رکھی ہے۔

اس کے بعد حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے تقریر فرمائی۔ جس میں شیخ مصری صاحب کے اشتہار بعنوان "جماعت سے خطاب" سے بعض اقتباسات پڑھے اور فرمایا کہ ایک طرف تو مصری صاحب یہ کہتے ہیں کہ میں نے خلیفۂ وقت کی بیعت اس لئے توڑی۔ تاکہ جماعت کو توجہ دلا سکوں۔ اور دوسری طرف کہتے ہیں کہ بیعت میں داخل رہتے ہوئے میری ہاں میں ہاں ملانا شروع کر دو۔ اور خلیفہ کے مقابلہ میں عدالت کی کرسی پر بیٹھ جاؤ۔ اس سے بڑھ کر بے عقلی اور حماقت کی اور کیا بات ہو سکتی ہے۔

پھر جناب ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے نے تقریر کی۔ جس میں بتایا کہ جماعت میں سینکڑوں نہیں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں قابل عاقل اور مدبر انسان موجود ہیں۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے تقدس اور عظیم الشان بزرگی کے قائل ہیں۔ صرف مصری صاحب ہی تھے جنہیں آپ کی ذات میں نقائص نظر آئے۔ اور جماعت سے علیحدہ ہو گئے شرافت کا تقاضا یہ تھا کہ ۲۳ سال تک حضور کی غلامی میں رہنے کے بعد اور اس قوم میں زندگی بسر کرنے کے بعد جو صحابہ کی مثیل ہے۔ اگر انہیں کوئی شک پیدا ہوا تھا۔ تو وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتے۔ اور خدا تعالےٰ کے آستانہ پر جھک جاتے تا خدا تعالیٰ ان کی راہ نمائی کرتا۔ لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ان کو محض کینہ نے اندھا کر دیا۔

اس کے بعد دوبارہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے تقریر کرتے ہوئے نبوت اور خلافت کے متعلق نہایت اہم نکات بیان فرمائے۔ آپ نے فرمایا نبوت امر معنوی ہے اور خلافت امر حسی اور امر مشاہد ہے۔ یعنے نبوت ایسی چیز ہے جس کا تعلق بندہ اور خدا تعالےٰ کے درمیان ہے۔ اور خلافت کے معنے یہ ہیں کہ جماعت کا متفقہ طور پر ایک شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دینا اور لوگوں کا اس امر کو مشاہدہ کر لینا۔ پس چونکہ تمام جماعت متفقہ طور پر اب بھی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر جمع ہے۔ اس لئے آپ خلیفۂ برحق ہیں۔

اس کے بعد جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے تقریر فرمائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سبز اشتہار کا ذکر کرتے ہوئے ان بشارتوں کو بیان کیا۔ جو آپ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق دی ہیں۔

آخر میں بابو محمد اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر نے ایک مختصر سی تقریر کی۔ اس کے بعد صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بی۔ اے نے حسب ذیل ریزولیوشن پیش کی۔ جو متفقہ طور پر پاس ہوا:

احمدیہ سپورٹس کلب کا یہ اجلاس عام اپنے پیارے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت اقدس میں اپنی نیازمندی اور دلی اخلاص و عقیدت کا اظہار کرتا۔ اور حضور پُرنور کو یقین دلاتا ہے۔ کہ کلب ہذا کے جملہ ممبران اپنے خدا کو حاضر و ناظر جان کر یہ اقرار کرتے ہیں۔ کہ سلسلہ کی عزت و حرمت اور وقار کی خاطر اپنی جانوں۔ مالوں اور ہر عزیز سے عزیز شے کی قربانی سے کبھی مونہہ نہ موڑیں گے۔ اور انشاء اللہ العزیز حضور ہمیشہ ہمیں اپنے جاں نثاروں کی صف اول میں پائیں گے۔

دوسرا حسب ذیل ریزولیوشن میاں قمر الدین صاحب سکرٹری سپورٹس کلب نے پیش کیا۔ جو باتفاق آرا منظور ہوا۔

احمدیہ سپورٹس کلب کا یہ اجلاس خلافت اور نظام سلسلہ کے خلاف فتنہ برپا کرنے والے تمام اشخاص کے اعمال کو نفرت و حقارت سے دیکھتا ہے۔ اور ان سے کامل بیزاری کا اظہار کرتا ہے۔ ہم ممبران احمدیہ سپورٹس کلب یقین رکھتے ہیں۔ کہ جس طرح اللہ تعالےٰ نے ہمیشہ سے دشمنان حق کو ناکام و نامراد کیا ہے۔ موجودہ فتنہ پردازوں کو بھی اپنے ناپاک مقاصد میں خائب و خاسر کرے گا۔ اور خدا تعالےٰ کا قائم کردہ یہ سلسلہ روز افزوں ترقی کرتا رہے گا۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۱ جولائی ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:

۵۵۱	محمد حسین صاحب	ضلع گورداسپور
۵۵۲	محمد اسماعیل صاحب	بمیدن (برما)
۵۵۳	عبد الحق صاحب	ضلع گجرات
۵۵۴	ننھے میاں صاحب	بجنور (یو-پی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

146
Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ

مسئلہ فلسطین پر تحریک التوائے کے استرداد کے متعلق

یونی نسٹ پارٹی کا بیان

معلوم ہوتا ہے۔ یونی نسٹ پارٹی کو اپنی فلسطین ریورٹ پر بحث کی تحریک کے مسترد کئے جانے کی وجہ سے گورنر کے مقابلہ میں وزارت پارٹی کی بے بسی کا احساس تو ہوا ہے۔ مگر اپنے وقار کے قیام کے لئے وہ کوئی اہم اور موثر قدم اٹھانے کی بجائے "ایک نہایت دلچسپ آئینی مسئلہ" کی طرح ڈال کر دعوت بحث ومباحثہ دے رہی ہے۔ تاکہ لوگوں کی توجہ یونی نسٹ پارٹی سے ہٹ کر دوسری طرف چلی جائے۔

چنانچہ یونی نسٹ پارٹی کے چیف سکرٹری صاحب نے "مسئلہ فلسطین پر پنجاب اسمبلی میں تحریک التواء کے متعلق گورنر کا فیصلہ" کے متعلق اظہار خیالات کرتے ہوئے اپنی پارٹی کے ڈیفنس میں لکھا ہے۔ کہ

"آئینی صورت یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے تابع پنجاب اسمبلی کے متعلق جو قواعد وضوابط مرتب کئے گئے ہیں۔ ان کی رو سے اسمبلی کا سپیکر بعض مسائل کے متعلق ہز ایکسیلنسی گورنر سے استصواب کرنے پر مجبور ہے اور گورنر کو اختیارات تمیزی حاصل ہیں۔ کہ وہ ان مسائل پر بحث کرنے کی اجازت دے یا نہ دے۔ اس بارے میں گورنر کے اختیارات تمیزی بحیثیت مجموعی ہاؤس کی آزادی محدود کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کی رو سے بعض مسائل پر بحث کی اجازت دینے یا نہ دینے کے متعلق سپیکر کا اختیار بھی محدود ہے ان قیود سے جو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے تابع ہاؤس کی آزادی اور سپیکر کی آزادی پر عائد کی گئی ہیں۔ کوئی راہ مفر نہیں"

پھر اس سوال کے حل کی ضرورت بیان کی ہے۔ کہ "بعض مسائل پر بحث کی اجازت دینے یا نہ دینے کے اختیارات تمیزی کا استعمال اسمبلی کی اکثریت والی پارٹی کو کرنا چاہیئے۔ یا اکثریت والی پارٹی کے مشورے کے بغیر گورنر کو" اور اس کے ساتھ لکھا ہے

"یہ نہایت دلچسپ آئینی مسئلہ ہے مگر پبلک کی توجہ ابھی تک اس کی طرف نہیں ہوئی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آج تک سیاسیات اور آئین کے ماہرین گورنروں کے صرف ان اختیارات خصوصی پر ہی بحث کرتے رہے ہیں۔ جن کا تعلق نظم ونسق کے بارے میں وزیروں کی ذمہ واریوں سے ہے"

گویا "پبلک" اور "آئین کے ماہرین" سے یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ وہ اس بات کو زیر بحث لائیں۔ کہ مجلس آئین ساز میں بعض مسائل پر بحث کی اجازت دینے یا نہ دینے کے متعلق گورنر کو جو از روئے قانون اختیار حاصل ہے۔ اس کا استعمال کرنے میں گورنر کو اپنی ذاتی مرضی پر عمل کرنا چاہیئے۔ یا وزیروں کے مشورے پر چلنا چاہیئے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ وزیر خود کیوں اس سوال کو نہیں اٹھاتے اور کیوں اس کا باعزت فیصلہ نہیں کرا سکتے۔ یونی نسٹ پارٹی کو اہل پنجاب کی اکثریت نے اپنے سیاسی اور ملکی حقوق ومفادات کی حفاظت کے لئے اپنی نمائندہ بنا کر اسمبلی میں بھیجا ہے۔ اب یہ اس کا کام ہے۔ کہ اپنے وقار اور پبلک کے مفادات کے لئے جد وجہد کرے۔ اور اس کے لئے جو صورت بھی اسے اختیار کرنی پڑے اس سے دریغ نہ کرے۔ نہ یہ کہ گورنر صاحب جب اپنے "اختیارات تمیزی" استعمال کریں۔ تو وہ یہ شور مچانا شروع کردے۔ کہ "پبلک" اور "آئین کے ماہرین" گورنر صاحب سے یہ منوا دیں۔ کہ وہ اپنے اختیارات تمیزی اکثریت والی پارٹی کے مشورے کے بغیر استعمال نہ کیا کریں۔

پس یونی نسٹ پارٹی کو نہ صرف اپنے پاؤں پر آپ کھڑا ہونا۔ اور اپنے وقار کے قیام کے لئے پوری کوشش اور جرأت سے کام لینا چاہیئے۔ بلکہ پبلک سے متعلق اپنی نمائندگی کا بھی پورا پورا حق ادا کرنا چاہیئے۔ اب وہ وقت گزر چکا ہے۔ جب پبلک اور آئین کے ماہرین کی آواز گورنر۔ اور وزراء کے تعلقات کے متعلق کچھ اثر ڈال سکتی تھی۔ اب اس قسم کی مشکلات کا حل وزارتوں کی اپنی قابلیت۔ اور طاقت سے ہی ہو سکتا ہے۔

صوبہ اڑلیسہ میں مسلمانوں کی بے بسی

کانگرسی اکثریت کے صوبوں میں مسلمانوں سے جو سلوک روا رکھا جا رہا ہے۔ وہ نہایت ہی دل شکن اور بے حد افسوسناک ہے۔ صوبہ مدراس۔ بہار۔ یو۔پی سی پی۔ اور بمبئی کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ اول تو ان صوبوں کی وزارتوں میں مسلمانوں کو بہت کم نمائندگی دی گئی ہے۔ دوسرے وہاں جن ایک یا دو مسلمانوں کو وزارت میں لیا گیا ہے۔ وہ مسلمانوں کے نمائندے نہیں کہلا سکتے۔ کیونکہ ان میں سے کوئی شخص بھی ایسا نہیں۔ جو پہلے سے کانگرسی خیالات کا نہ ہو۔ یا اس نے وزارت کی خاطر کانگرس کے ٹکٹ پر دستخط نہ کئے ہوں۔ ان صوبوں میں تو خیر ایک آدھ مسلمان وزیر منتخب کر لیا گیا ہے۔ لیکن اڑلیسہ کی حالت نہایت ہی افسوسناک ہے وہاں جو وزارت مرتب کی گئی ہے۔ اس میں ایک وزیر بھی مسلمان نہیں۔ گویا مسلمانوں کو بالکل ہندو اکثریت کے رحم پر چھوڑ دیا گیا ہے پھر اس سے بھی زیادہ افسوسناک امر یہ ہے۔ کہ صوبہ اڑلیسہ کے مسلمانوں کے پروٹسٹ کے باوجود گورنر اڑلیسہ نے ان کی کوئی امداد نہیں کی۔ چنانچہ تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ اڑلیسہ کی بعض اسلامی انجمنوں نے گورنر کی خدمت میں عرضداشتیں ارسال کی تھیں۔ اور ان پر زور دیا تھا۔ کہ مجلس وزراء میں ایک مسلمان وزیر کے تقرر کے لئے اپنے خاص اختیارات کا استعمال کریں۔ لیکن گورنر کا خیال ہے۔ کہ مجلس وزراء میں مسلمان وزیر کا تقرر ممکن العمل نہیں اور نہ انہیں یہ باور کرنے کے لئے کوئی وجہ نظر آتی ہے۔ کہ مسلمان وزیر کی عدم موجودگی میں اڑلیسہ کے مسلمانوں کے جائز مفاد کو نقصان پہنچے گا۔

چونکہ کانگرس نے بہت کچھ حیل وحجت کے بعد وزارتیں قبول کی ہیں۔ اور کانگرسی ہر موقعہ پر حکومت کا ناطقہ بند کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس لئے ممکن نہیں۔ کہ مسلمانوں کی ایسی کس مپرسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عظیم الشان کارنامہ

قرآن کریم عالمگیر اور الہامی کتاب ہے

عصر حاضرہ کے روحانی خضر راہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ مذہبی دنیا میں جہاں اور بہت سی حقیقتوں کا انکشاف ہوا۔ وہاں ایک یہ بھی ہے۔ کہ حضور نے فرمایا۔ عالمگیر اور الہامی کتاب کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ خود دعوےٰ کرے اور خود دلائل بھی دے۔ حضور کے بیان فرمودہ اس معیار کے مطابق دنیا کی کوئی مذہبی کتاب سوائے قرآن کریم کے عہدہ برآ نہ ہو سکی۔ اور اس طرح خدا کے فضل سے اس علمی اور مذہبی معرکے میں فتح و ظفر کا سہرا حضور اور صرف حضور کے ہی سر رہا۔ اور مذاہب عالم کے مقابلہ میں اسلام اور قرآن کریم کا بول بالا ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ایک الہامی کتاب کے لئے ضروری ہے۔ کہ علاوہ بہت سی دیگر خوبیوں کے حسب ذیل چار باتیں بھی اس میں ضرور پائی جائیں۔ اور یہ چیزیں اس قدر ضروری ہیں کہ جن سے کوئی فطرت اور عقل انسانی کبھی انکار نہیں کر سکتی ؛

اول (جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے) الہامی کتاب کے لئے خود اس کا اپنا دعویٰ اس میں موجود ہونا ضروری ہے۔

دوم۔ الہامی کتاب کے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ اسکی حفاظت کا وعدہ بھی اس میں کیا گیا ہو۔ تا وہ انسانی دست برد کا تختۂ مشق نہ بنی رہے ؛

سوم۔ الہامی کتاب ایسی ہونی چاہیئے۔ جس کی مثل لانے کے لئے تمام دنیا کے انسانی دماغ ملکر بھی کامیاب نہ ہو سکیں۔ اور وہ کتاب خود ایب چیلنج بھی کرے ؛

چہارم۔ الہامی کتاب کی تعلیم ایسی ہونی چاہیئے۔ کہ جس پر ہر ملک اور ہر طبقہ کا انسان عمل کر سکے ؛

قرآن کریم کی فوقیت

مندرجہ بالا معیاروں پر سوائے قرآن کریم کے دنیا کی اور کوئی مذہبی کتاب پوری نہیں اتر سکتی۔ بلکہ قرآن کریم کے مقابلہ میں دوسری الہامی کتب اس طرح معلوم ہوتی ہیں۔ جس طرح ایک خوبصورت نوجوان فصیح و بلیغ مقرر کے سامنے ایک شیر خوار بچہ کا باتیں کرنا۔ دنیا میں اس وقت تین ایسی اہم کتابیں ہیں۔ جن کی طرف ان کے پیرو الہامی ہونے کا دعوےٰ منسوب کرتے ہیں۔ یعنے قرآن کریم وید اور اناجیل۔ مگر اول الذکر کے سوا باقی ایسی کتابیں ہیں۔ کہ جن میں قطعاً کسی قسم کا کوئی دعوےٰ نظر نہیں آتا۔ بلکہ ان کی ورق گردانی سے صاف واضح ہو جاتا ہے کہ ہندوؤں اور عیسائیوں کا یہ ادعا کہ وید اور اناجیل الہامی ہیں۔ مدعی سست گواہ چست کے مترادف ہے ؛

پھر یہی نہیں کہ وید اور اناجیل میں خدا تعالےٰ کی طرف سے ہونے کا کوئی دعوےٰ ہی نہیں۔ بلکہ ان کتب میں نہ ان کی حفاظت کا وعدہ موجود ہے۔ نہ ان کے مثل لانے کے متعلق کسی قسم کا کوئی چیلنج ہے۔ اور نہ ہی ان ہر دو کتب میں ایسی تعلیم ہے۔ جو روحانیت۔ تمدن اور معاشرت میں ہر شعبہ کے لئے انسان کی راہ نمائی کر سکے ؛

انجیل کی یہ تعلیم کہ اگر ایک گال پر تمہیں کوئی تھپیڑ مارے تو دوسری بھی اس کے آگے کر دو۔ اور اگر کوئی کرتہ تم سے مانگے تو پاجامہ بھی اتار دو۔ نیز رائی بھر ایمان پیدا کر کے پہاڑوں کو اپنے پاس بلا سکنا وغیرہ ایسی باتیں ہیں۔ کہ جنہیں کوئی عقلمند تسلیم نہیں کر سکتا۔ اور نہ ان باتوں پر کبھی عمل کر سکتا ہے۔ بلکہ سوائے اسکے کہ ان باتوں کو مضحکہ خیز خیال کیا جائے۔ کوئی ایک لمحہ کے لئے بھی ان کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اسی طرح انجیلی تعلیم کی اور بہت سی باتیں ہیں۔ کہ جن کا بخوف طوالت یہاں ذکر نہیں کیا جا سکتا۔ اور خود انجیل کی تحریف کا یہ حال ہے۔ کہ آئے دن اس کا ہر نیا ایڈیشن عیسائیوں اور پادریوں کی دست برد کا تختۂ مشق بنتا رہتا ہے یہی حال ویدوں کا ہے۔ کہ ان کی تعلیم بھی سراسر خلاف عقل اور ناقابل عمل ہے۔ بعض باتیں ویدوں کی تعلیم میں ایسی ہیں کہ جن پر امراء عمل کر سکتے ہیں۔ لیکن غرباء اس سے محروم رہتے ہیں اور بعض اصول ایسے ہیں جو خلاف فطرت ہیں۔ ہر ایک کی توضیح کے لئے یہاں گنجائش نہیں۔ عہد حاضرہ میں ہندوؤں اور عیسائیوں کا طلاق۔ خلع۔ وراثت اور حرمت شراب وغیرہ اسلامی تعلیم کے سنہرے اصولوں کا اعتراف کر لینا بلکہ ان کو قانونی میں پاس کرانے کے لئے جدوجہد کرنا اس بات کا زندہ اور ناقابل انکار ثبوت ہے۔ کہ قرآن کریم کی بتلائی ہوئی تعلیم ہی درست اور افضل ہے۔ نیز یہ کہ یہی ایک کتاب ہے جو خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ اور دوسری کتب محرف و مبدل ہیں۔ اور بیکار ہو چکی ہیں ؛

قرآن کریم سے متذکرہ بالا چار دعاوی کا ثبوت

اب جبکہ ثابت ہو گیا۔ کہ قرآن کریم کے مقابلہ میں دوسری تمام کتابیں بیکار ہو چکی ہیں۔ اور خود ان کے ماننے والے ان کی تعلیم کو اپنے لئے ناقابل عمل پا کر ناچار قرآن کریم کی بتائی ہوئی تعلیم کی طرف آ رہے ہیں۔ تو دیکھنا یہ ہے۔ کہ کیا واقعی قرآن کریم متذکرہ بالا ان چار چیزوں کا حامل ہے یا نہیں؟ اس کا ثبوت قرآن کریم سے ذیل میں عرض کرتا ہوں۔

اول الہامی کتاب کا اپنا دعوےٰ کہ میں خدا کی طرف سے ہوں قرآن کریم میں اس کا ثبوت یہ ہے فرمایا الٓمٓ تنزیل الکتاب لاریب فیہ من رب العالمین (پ۲۱ سورۃ سجدہ) یعنے میں اللہ بہت جاننے والا ہوں۔ کہ یہ کتاب جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی ہے۔ اس میں کوئی نقص کی بات نہیں اور یہ رب العالمین کی طرف سے ہے۔ دوم حفاظت کا وعدہ ہے۔ اس کے متعلق فرمایا انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون ہم نے ہی اس (قرآن) کو نازل کیا ہے۔ اور ہم خود ہی اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔ یہاں بھی خدا کی طرف سے ہونے کا دعوےٰ موجود ہے انا نحن نزلنا الذکر کے الفاظ اس امر کا کافی ثبوت ہیں۔ سوم مثل لانے کے متعلق چیلنج تھا۔ اس کے متعلق فرمایا فاتوا بسورۃ من مثلہ (پ۱ سورۃ بقرۃ) یعنے اگر تم اس (قرآن) کو انسان کا بنایا ہوا کلام سمجھتے ہو۔ تو پھر تو تمہارے لئے آسان بات ہے۔ کہ سارا قرآن نہ سہی۔ ایسی ایک سورۃ ہی بنا کر دکھا دو۔ کیسا منصفانہ اور متحدیانہ چیلنج ہے چہارم تعلیم کے محاسن کا سوال ہے۔ اس کے لئے کسی قدر اوپر بیان آ چکا ہے۔ کہ قرآن کریم کی بتائی ہوئی تعلیم کے مقابلہ میں وید اور اناجیل کی تعلیم سراسر ناقص ناقابل عمل اور خلاف فطرت انسانی ہے۔ بخلاف اسکے قرآن کریم کی تعلیم انسان کی پیدائش سے لے کر وفات تک زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی ہے۔ اور اکمل و اتم ہے۔ جیسا کہ فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا یعنے ہم نے تمہارے دین کو ہر طرح کامل بنایا ہے۔ اور دنیا کی ہر ضرورت اس میں تمہارے لئے مہیا کر دی ہے۔ کوئی بات ایسی نہیں جس کے لئے اس میں راہ نمائی نہ کی گئی ہو۔ اور تمہارے خدا نے دین اسلام ہی تمہارے لئے پسند فرمایا ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ اسلام اور قرآن کریم پر نکتہ چینیاں کرنیوالوں کو اللہ تعالےٰ خود قرآن کریم کی بتائی ہوئی تعلیم کی طرف لا رہا ہے۔ اور ایسے لوگ حالات زمانہ کے مطابق اپنی الہامی کتب میں اپنی ضروریات کا علاج نہ پا کر اسلام کے چشمہ کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ وہ دن آئے گا جب دنیا دیوانہ وار قرآن کریم کے بحر عرفان کی طرف خود بخود دوڑتی ہوئی چلی آئے گی۔ مگر یہ سب کچھ الٰہی وعدوں کے مطابق [illegible]

147

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ایک نہایت مبشر خواب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خواب بین صاحب کا حلفیہ بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم - وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
بحضور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

پیارے آقا! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

سیدنا! سب سے پہلے مَیں اُس خدائے ذوالجلال کی قسم کھاتا ہوں جس کی جھوٹی قسم انسان کو اسفل السافلین تک پہنچا دیتی ہے اور مجھے یقین ہے کہ جھوٹی قسم کھانے والا خدائے قہار کی لعنت سے نہیں بچ سکتا۔ میں منکرانِ خلافت یا کسی اور کے ڈر سے نہیں۔ بلکہ اس لئے قسم کھاتا ہوں۔ تا یقین کرنے والوں کو یقین ہو۔ اور شاید سعید رُوحوں کو میری اس قسم سے ہدایت نصیب ہو۔

میں خواب میں دیکھتا ہوں۔ کہ حضور سرورِ کائنات فخرِ موجودات نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہونے کے لئے جا رہا ہوں۔ مجھے کسی نے بتایا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما ہیں جب میں مسجد میں پہنچا۔ تو محسوس کیا۔ کہ ۹ یا ۹½ بجے صبح کا وقت ہے۔ میرے مسجد میں پہنچنے سے صرف چند منٹ ہی پہلے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مسجد سے حجرہ میں تشریف لے جا چکے تھے۔ مسجد میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب بیٹھے تھے۔ اور اکثر جا چکے تھے۔ اور باقی اصحاب بھی گھر جانے کو تیار تھے۔ میں جب مسجد میں داخل ہوا۔ اور السلام علیکم کہا۔ تو انہوں نے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہا۔ مگر اس انداز سے جیسے کسی دیرینہ واقف کار اور ہمیشہ ساتھ رہنے والے کو کہا جاتا ہے۔ معمولی مزاج پرسی کے بعد انہوں نے مجھ سے پوچھا۔ کہ کس طرح آنا ہوا۔ اور ساتھ ہی میرے دل میں ڈالا گیا۔ کہ یہ پوچھنے والے صاحب حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہیں۔ میں نے جواب دیا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ کیا کہنا چاہتے ہو۔ میں نے کہا۔ کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہی عرض کروں گا۔ آپ سے بیان نہیں کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا۔ کہ ایسی کیا بات ہے۔ جو ہم کو نہیں بتاتے۔ تم جو کچھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرنا چاہتے ہو۔ ہم سے دریافت کر لو۔ میں نے پھر کہا۔ کہ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ہی اپنے مطلب کا اظہار کروں گا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرمانے لگے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم آج رات بہت سویرے بیدار ہوئے تھے۔ اور صبح کی نماز کے بعد بھی ہمیں پند و نصائح فرماتے رہے ہیں۔ اب شاید آرام فرما رہے ہونگے۔ اس لئے ان کو تکلیف دینا مناسب نہیں۔ آپ اپنا مطلب ہم سے ہی بیان کر دیں۔ میں نے پھر بھی یہی جواب دیا۔ کہ میں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بغیر کسی سے بیان نہیں کرونگا۔ ناگاہ میں نے دیکھا۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنے گریبان کے اندر سے حضور کی تصویر نکالی۔ جو چوکھٹے میں جڑی ہوئی تھی۔ اور مجھے کہا۔ کہ یہ لے لو۔ میں نے تصویر کو دیکھا۔ تو بے ساختہ کہا۔ کہ یہ تصویر تو ہمارے حضرت صاحب کی ہے۔ میرے مونہہ سے یہ الفاظ نکلے ہی تھے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بڑے جوش کے ساتھ تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ (حضور) تم کو کچھ اور بتائیں گے۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کچھ اور بتائینگے کیا تم خیال کرتے ہو۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور یہ (حضور کی تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) دو جُدا جُدا ہستیاں ہیں۔ ہرگز نہیں۔ آپ جاؤ۔ اور جو کچھ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرنا چاہتے ہو۔ انہی سے دریافت کرو۔ وُہ ابھی تک آپ میں زندہ موجود ہیں۔ اور آپ بڑے خوش قسمت ہیں۔ جن کو ان کا عہد نصیب ہوا ہے۔ پھر دوبارہ فرمایا۔ کہ جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ملنا چاہتا ہے۔ ان کو ملے۔ کیونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور یہ دو جُدا جُدا ہستیاں نہیں۔ بلکہ یک جان دو قالب کے مصداق ہیں۔ جب آنکھ کھُلی۔ تو صبح کا وقت تھا۔ اور میں نے اُٹھ کر صبح کی نماز ادا کی ؀

میں آخر میں پھر خدائے ذوالجلال کی قسم اٹھا کر بیان کرتا ہوں۔ کہ یہ نظارہ مجھے ایک دفعہ نہیں۔ بلکہ دو دفعہ نظر آیا۔ اور بعینہٖ اسی طرح نظر آیا۔ جس طرح میں نے بیان کیا۔ جو الفاظ مَیں نے اپنی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی گفتگو کے تحریر کئے ہیں۔ وُہ بعینہٖ وُہی ہیں۔ جو دورانِ گفتگو میں استعمال ہوئے۔ اپنی طرف سے میں نے ذرہ بھر بھی کمی یا بیشی نہیں کی۔ بالخصوص یہ الفاظ۔ کہ کیا آپ سمجھتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم آپ کو کچھ اور بتائیں گے۔ اور یہ (تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) آپ کو کچھ اور بتائیں گے۔ اور کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم۔ اور یہ (تمہارے خلیفہ صاحب دو جُدا جُدا ہستیاں ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ دونوں ایک ہی ہیں۔ آپ اپنا مطلب ان سے ہی بیان کریں۔ جبکہ آپ میں ابھی تک یہ زندہ موجود ہیں ؀

پیارے آقا! بدقسمت ہے وُہ انسان۔ جو اپنے آپ کو حضور کے دامن سے علیحدہ کرتا ہے۔ دُعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمیں استقامت عطا فرمائے۔ اور ہماری تکالیف کو محض اپنے فضل و کرم سے دُور فرماتے ہوئے ہمیں اس راستے پر چلائے جس پر چل کر ہم اپنے ان مقاصد میں کامیاب ہوں۔ جن کو لے کر ہم کھڑے ہوئے ہیں۔ آمین۔ ثم آمین ؀

طالبِ دُعا۔ محمد یٰسین احمدی۔ گجراتی۔ حال ہیڈ ماسٹر چک ۶۵ ضلع جھنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ ماضی

مومنانہ غیرت کا شاندار مظاہرہ

نہ معلوم شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کو یاد ہے یا نہیں کہ ایک زمانہ میں مصری صاحب کے مقام پر مستری کھڑے ہوئے تھے۔ اس وقت جماعت احمدیہ کو جو مشورہ مصری صاحب نے دیا تھا۔ وُہ حسب ذیل ہے۔ ہم اس یادِ ماضی کو پیش کرتے ہوئے اتنی بات بڑھانا چاہتے ہیں۔ کہ مومن کی غیرت قانون کے اندر رہتی ہے۔ مصری صاحب تو اس وقت بہت جوش میں تھے۔ لیکن سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہی تعلیم ہے۔ کہ شریعت اور قانون کے خلاف غیرت نہیں دکھانی چاہیئے۔ ہمیں تعجب ہے۔ کہ جب مستری اسی مقام پر کھڑے تھے تو مصری صاحب کا مشورہ اور تھا لیکن جب وُہ آپ اسی مقام پر کھڑے ہوئے ہیں۔ تو اب ان کا مشورہ یہ ہے۔ کہ غیرت دکھانا ناجائز ہے تحقیق کرو۔ کسی نے سچ کہا ہے ؎

ہر چہ بر خود مپسندی بر دیگراں مپسند

۲ اپریل ۱۹۳۰ء کو قادیان میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جس کی روئداد ۵ اپریل کے "الفضل" میں بعنوان "قادیان اور مضافات کے احمدیوں کا غیر معمولی جلسہ" "مومنانہ غیرت کا شاندار مظاہرہ" شائع ہوئی ہیں ایک قرارداد شیخ مصری صاحب نے پیش کی جو ذیل میں درج ہے:-

" یہ قرارداد جناب شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری نے ایک مفصل تقریر کے ساتھ پیش کی۔ "یہ جلسہ باتفاق رائے اس بات کا اظہار کرتا ہے۔ کہ احمدیہ جماعت نے اپنی گزشتہ تاریخ سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وُہ دشمن کے ہر اعتراض اور حملہ کو تحمل کے ساتھ سننے اور شرافت کے ساتھ جواب دینے کا طریق اختیار کرتی ہے۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں ہیں۔ کہ وُہ اس قسم کے مفتریانہ اور کمینے اور ناپاک اور اشتعال انگیز ذاتی حملے اپنے امام اور اس کے اقارب کے متعلق سننے کو تیار رہے۔ کیونکہ وُہ صرف صابر اور متحمل ہی نہیں۔ بلکہ اپنے اندر پوری پوری غیرت بھی رکھتی ہے"؛

(الفضل ۵ اپریل ۱۹۳۰ء)

سکرٹری انجمن انصار خلافت قادیان

148

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشرقی افریقہ میں ایک احمدی مجاہد کی تبلیغی مساعی

ماہ مئی میں پندرہ افریقن داخل احمدیت ہوئے

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے زنجبار- دارالسلام- مورو گورو- کڈوگالو اور ڈوڈومہ وغیرہ مقامات کا دورہ کیا دارالسلام میں ۱۸ دن- زنجبار میں ۷ دن اور ڈوڈومہ میں ۷ دن مقیم رہا- باقی مقامات میں ایک ایک یا دو دو دن

ملاقاتیں

اس عرصہ میں ۶۷ ملاقاتیں دارالسلام زنجبار ڈوڈومہ کڈوگالو اور مورو گورو کے معززین سے کی گئیں- ان میں سے اکثر ملاقاتیں تبلیغی نقطہ نگاہ سے تھیں اور بعض تعلیم- مقدمات اور بے کار احمدیوں کے لئے ملازمت تلاش کرنے کے سلسلہ میں کی گئیں- تبلیغی ملاقاتیں جن معززین سے کی گئیں- ان میں عیسائی- غیر احمدی یورپین- افریقن ہندوستانی اور عرب سب شامل ہیں ان تبلیغی ملاقاتوں میں مختلف مسائل مثلاً ہستی باری تعالےٰ- مذہب کی ضرورت- حضرت مسیح کی آمد ثانی اسلامی تعلیم کا عالمگیر اور قیامت تک کیلئے ہونا- دنیا کی پیدائش- ناسخ و منسوخ الوہیت مسیح اور مسیح کا صلیب سے زندہ اترنا وغیرہ مسائل کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور اور آپ کی بعثت کے متعلق خاص طور پر گفتگو ہوئی- اور اسی ضمن میں سلسلہ احمدیہ کے حالات سے بھی ان معززین کو آگاہ کرنے کا موقعہ ملا-

تعلیمی ملاقاتوں کے سلسلہ میں تین ملاقاتیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں- ڈائرکٹر آف ایجوکیشن اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف ایجوکیشن اور بعض اور محکمہ تعلیم کے افسروں سے بھی ملنے کا موقعہ ملا- ڈائرکٹر سے ملنے کی یہ غرض تھی- کہ یہاں محکمہ تعلیم کا یہ قانون ہے- کہ ہر وہ مشن جو تعلیمی مساعی کو جاری رکھنا چاہتا ہو- وہ اپنے مشن کا ایک سیکرٹری آف ایجوکیشن مقرر کرے- سو اس کے لئے برادرم محمد یٰسین صاحب کو خاکسار نے تجویز کیا- ابھی محکمانہ طور پر فیصلہ نہیں ہوا- مگر امید ہے کہ یہ تجویز منظور ہو جائے گی

مطبوعات جدیدہ

اس عرصہ میں ایک انگریزی پمفلٹ Ye were told, But I say unto you کے عنوان سے شائع کیا گیا- یہ ۸ صفحہ کا دیدہ زیب اسلامی تعلیم اور عیسائیت کی تعلیم کے مقابلہ کے مضمون پر مشتمل ہے اور ایک ہزار کی تعداد میں چھپوایا گیا ہے اس کے علاوہ اپریل کے آخر میں رسالہ سواحیلی ۴-۵ اکٹھا شائع کیا گیا- اس میں حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر کے متعلق ایک مفصل مضمون شائع ہوا ہے

تقسیم لٹریچر

دارالسلام ڈوڈومہ کڈوگالو- مورو گورو- ٹوبورا- لوہومبو- اور زنجبار میں انگریزی پمفلٹ خاص طور پر تقسیم کیا گیا- اور زنجبار میں ۳۰ یورپین معززین کو بھی بھجوایا گیا- تین سو سے زائد نیروبی بھجوایا گیا- ہنگری- لندن اور رجنڈانی میں بھی اس پمفلٹ کی کچھ کاپیاں بھجوائی گئی ہیں- سواحیلی رسالہ افریقن میں خدا کے فضل سے علاقہ کے اندرونی حصوں تک پہنچایا گیا- اور حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر کا فوٹو ساتھ شائع کرنے کی وجہ سے اس رسالہ کو دلچسپی سے پڑھا گیا- ان کے علاوہ کشتی نوح درجن

الاحمدیۃ ای الاسلام الصحیح عربی ٹریکٹ- کتاب سیدنا احمد المسیح الموعود- وغیرہ پڑھنے کے لئے مختلف معززین کو دی گئیں-

خط و کتابت

عرصہ زیر رپورٹ میں ۳۹ خطوط علاوہ تاروں کے لکھے گئے- ان میں سے اکثر خطوط لوکل جماعتوں کو لکھے گئے- اور تحریک جدید کے مالی مطالبہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی گئی- مرکز میں جو خطوط لکھے گئے- وہ تبلیغی رپورٹوں پر مشتمل ہونے کے علاوہ تحریک جدید کے سلسلہ میں تحریر کئے گئے-

المحاضرات والخطابات

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار کو چار لیکچر دینے کا موقعہ ملا- جن میں سے ایک جہاز میں زنجبار جاتے ہوئے ہندوستانی مسلمانوں میں جو مشرقی افریقہ سے واپس ہندوستان جا رہا تھا- فضائل اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے متعلق دیا- دوسرا لیکچر کڈوگالو میں افریقن مجمع میں ارکان اسلام اور نماز کے فوائد- اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کے متعلق دیا گیا- تیسرا لیکچر تحریک جدید کے جلسہ میں ۳۰ رمئی ڈوڈومہ میں احمدی احباب کے سامنے دیا- چوتھا لیکچر ڈوڈومہ کے پنجابی غیر احمدی معززین کو احمدیت کی طرف توجہ دلانے کے لئے دیا گیا-

مزید براں میلاد النبی کے موقعہ پر ٹبورا میں جلسہ کیا گیا- جس میں چھ سو کے قریب افریقن مرد و عورتیں شامل ہوئیں- برادرم محمد یٰسین صاحب شیخ صالح اور ناجم ابن سالم کی تقریریں خاص طور پر قابل ذکر ہیں-

الدروس الدینیۃ

ٹبورا میں درس کا سلسلہ ان دنوں بوجہ خاکسار کے سفر کے بند رہا- سفر میں وقتاً فوقتاً احباب جماعت میں قرآن مجید کی بعض آیات کی تفسیر کا موقعہ ملتا رہا- البتہ نیروبی میں مکرم سید محمود اللہ شاہ صاحب ہر ہفتہ کے دن قرآن مجید اور تذکرہ کا درس دیتے رہے-

جزاہ اللہ احسن الجزاء

المقالات للمجلہ

اس عرصہ میں کوئی مضمون نہیں لکھا گیا- البتہ ماہ اپریل کے مضامین کو ٹائپ کرایا گیا- اور انہیں دوبارہ دیکھا- نیز قرآن مجید کے پہلے پارہ کے سواحیلی ترجمہ پر نظر ثانی کی گئی-

تعلیم الاولاد

ا- احمدیہ مسلم سکول ٹبورا باقاعدگی سے جاری ہے- اور کام خدا کے فضل سے کامیابی سے ہو رہا ہے لڑکوں کو دینی امور کے متعلق دلچسپی پیدا کرائی جا رہی ہے- علاوہ ازیں ۸ لڑکوں نے قاعدہ یسرنا القرآن ختم کر لیا ہے-

ب- نیروبی میں یہ انتظام کیا گیا ہے کہ نوجوان لڑکوں اور بچوں کو قرآن مجید مکرمی سید عبدالرزاق شاہ صاحب بلا ترجمہ پڑھاتے ہیں- اور بڑوں کو ترجمہ کے ساتھ

جزاہ اللہ احسن الجزاء

تبلیغی مساعی

نیروبی میں اس وقت مکرم سید محمود اللہ شاہ صاحب اور ان کے بھائی مکرم سید عبدالرزاق شاہ صاحب خاص طور پر خدمت سلسلہ میں کوشاں ہیں- ملک احمد حسین صاحب رسالہ سواحیلی کی اشاعت کے کام میں اور عزیز برادر عبدالسبوح و عبدالغفور خان صاحب زنجبار میں ڈوڈومہ میں ڈاکٹر احمد دین صاحب اور عبدالحکیم صاحب جان کڈوگالو میں خاص طور پر ساعی ہیں جزاہم اللہ احسن الجزاء

ماہ مئی میں ۱۵ نئے احمدی ہوئے جو تمام کے تمام افریقن ہیں- اللہ تعالےٰ انہیں حقیقی اخلاص اور استقامت عطا فرمائے ۔ خاکسار مبارک احمد مجاہد مشرقی افریقہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور جماعتہائے احمدیہ کا اظہار اخلاص و عقیدت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایبٹ آباد۔ جماعت احمدیہ ایبٹ آباد کے تمام افراد منافقین کے مکروہ پروپیگنڈا کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔ (محمد سعید)

بارو ملہی۔ کی جماعت منافقین کے ادعائے اثر و رسوخ کو باطل قرار دیتی ہے۔ اور اپنے مطاع و امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دلی عقیدت اور وابستگی کا اظہار کرتی ہے۔ (ڈاکٹر نور الدین)

سامانہ۔ جماعت احمدیہ سامانہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو نہایت سعادت یقین کرتی ہے۔ اور حضور سے دلی عقیدت کا اظہار کرتی ہے۔ (ظفر حسن)

ڈیرہ بابا نانک و میانی شیرا کی جماعتہائے احمدیہ منافقین کی حرکات کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہیں۔ (بشیر محمد سیکرٹری)

اکھنور (جموں) جماعت احمدیہ اکھنور کے جملہ افراد خلافت سے کامل وابستگی کا اظہار کرتے اور منافقین کے ادعائے اثر و رسوخ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ (مرزا محمد عنایت اللہ)

کوئٹہ۔ جماعت احمدیہ کوئٹہ خلافت سے اپنی کامل وفاداری اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے دامن مبارک سے کامل وابستگی اور والہانہ شیفتگی کا اظہار کرتی ہے۔ اور شیخ عبد الرحمٰن مصری کے ادعائے اثر و رسوخ کی پُر زور تردید کرتی ہے۔ (مختار احمد ایاز)

چک المیر ترح (کشمیر) کی جماعت احمدیہ شیخ عبد الرحمان مصری کے ناپاک اور مکروہ رویہ کے خلاف انتہائی نفرت اور حقارت کا اظہار کرتی۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ پر اپنی جانیں اور اموال اور اولاد قربان کرنیکو تیار (سیکرٹری)

پنڈی چری کے جملہ احمدی منافقین کی حرکات کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے اور خلافت کے احترام کے لئے ہر وقت جانیں قربان کرنے کو تیار رہیں۔ (روشن دین پریذیڈنٹ)

قاضنکا۔ کی جماعت فتنہ پرداز منافقین کے مکروہ پروپیگنڈا سے بیزاری کا اظہار کرتی اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے اپنی عقیدت اور صدق دلانہ وابستگی کا اظہار کرتی ہے۔ اور حضور کو یقین دلاتی ہے۔ کہ خلافت کے وقار کیلئے وہ ہر قربانی پیش کرنے کو تیار ہے۔ (قریشی محمد عبد اللہ)

بھدرک (اڑیسہ) جماعت احمدیہ بھدرک کے تمام افراد شیخ عبد الرحمان مصری کے غیر شریفانہ رویہ کے خلاف انتہائی نفرت کا اظہار کرتے ہیں اور اپنے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی حضور انتہائی عقیدت و اخلاص کا ہدیہ پیش کرتے ہیں۔ (سید محمد ذکریا)

پیکشاہ میمن سنگھ بنگال

جماعت احمدیہ پیکشاہ بنگال نے اپنے ایک جلسہ میں مخرجین جماعت کے مکروہ پروپیگنڈا کے خلاف نفرت و حقارت کا اظہار کیا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور ہدیہ عقیدت و اطاعت پیش کیا۔ سیکرٹری۔

کولمبو

عبد المجید صاحب سیکرٹری سیلون احمدیہ ایسوسی ایشن لکھتے ہیں۔ کہ ۴ جولائی جماعت احمدیہ سیلون کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور عقیدت و اخلاص اور مخرجین کے خلاف نفرت و حقارت کی قراردادیں منظور کی گئیں۔

کھیوہ و چیچی کی جماعت خلافت سے وابستگی دینی و دنیوی ترقیات کا موجب سمجھتی ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی کامل اطاعت و فرمانبرداری کا اظہار کرتی اور منافقین کے رویہ سے نفرت کا اظہار کرتی ہے۔ (سلطان علی سیکرٹری)

کھیلنی (ضلع شیخوپورہ) کے جملہ افراد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں عقیدت اور جذبۂ جان نثاری پیش کرتے اور حضور کو واجب الاطاعت امام یقین کرتے ہیں۔ اور خلافت کے احترام کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کو تیار ہیں۔ (محمد علی)

چوکنانوالی۔ جماعت احمدیہ چوکنانوالی منافقین سے بیزاری کا اظہار کرتی اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور ہدیۂ عقیدت پیش کرتی ہے۔ (عبد الغنی سیکرٹری)

سیالکوٹ۔ جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے تمام افراد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا برحق خلیفہ سمجھتے اور حضور کی اطاعت اور فرمانبرداری کو اپنے لئے لازمی قرار دیتے ہیں۔ اور مخالفین کے اعتراضات سے کلی بیزاری کا اعلان کرتے ہیں۔ (خاکسار بشیر احمد چوہان)

درگانوالی۔ انجمن احمدیہ درگانوالی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی خدمات پیش کرتی۔ اور خلافت کے وقار کے تحفظ کے لئے ہر قربانی کرنے کو تیار ہے۔ اور منافقین کے رویہ کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ (حکیم اللہ دتا)

نوشہرہ (پسرور) کے جملہ احمدی منافقین کی کمینہ اور مکروہ حرکات کے خلاف اظہار نفرت کرتے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور اپنی عقیدت اور جذبۂ جان نثاری پیش کرتے ہیں۔ اور حضور کو یقین دلاتے ہیں کہ خلافت کے وقار کے لئے ہم ہر قسم کی جانی اور مالی قربانی کرنے کو تیار ہیں (غلام محی الدین سیکرٹری)

مکیریاں۔ مجاہدین حلقہ مکیریاں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ العزیز سے دلی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے حضور کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم منافقین کے رویہ کو نہایت نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ (سیکرٹری)

جوڑہ کرنانہ کی جماعت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عقیدت کا اظہار کرتی اور حضور کی اطاعت میں ہی احمدیت کی ترقی سمجھتی ہے۔ نیز فتنہ پردازوں کے مکروہ افعال کو انتہائی نفرت و حقارت سے دیکھتی ہے۔ (عبد اللہ)

لتہال و ہڈہانوں تحصیل راجوری ریاست جموں کے تمام احمدی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں اظہار عقیدت پیش کرتے ہوئے اس امر کا یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم حضور کی اطاعت میں اپنی ترقی و فلاح سمجھتے ہیں۔ نیز منافقین کے ادعائے اثر و رسوخ کو پرِ پشہ کے برابر بھی وقعت نہیں دیتے۔ (محمد ثناء اللہ سیکرٹری)

سانڈھن۔ ضلع آگرہ کی جماعت احمدیہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات ستودہ صفات سے کامل اخلاص اور عقیدت کا اظہار کرتی ہے۔ (منظور احمد)

ایک بہن کی سفارش

میں اپنی ان بہنوں سے جن کی صحت خراب رہتی ہے۔ پر زور سفارش کرتی ہوں۔ کہ اگر آپ کو ماہواری خرابی ہے۔ درد سے یا رک رک کر آتے ہیں۔ سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت خارج ہوتی ہے۔ قبض رہتی ہے۔ سر درد کرتا ہے۔ کام کاج کرنے سے سانس پھول جاتا ہے۔ دل دھڑکنے لگتا ہے۔ بھوک کم لگتی ہے۔ کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں اپھارہ ہو جاتا ہے۔ اگر آپ اپنی صحت کی حفاظت چاہتی ہیں۔ تو اپنی محترم بہن نجم النساء بیگم صاحبہ احمدی کی مجرب دوا بنام راحت منگا کر استعمال کریں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے آپ کی تمام تکالیف رفع ہو جائیں گی۔ قیمت مکمل خوراک دو روپیہ محصول ۷/ کل ۲/۷

ملنے کا پتہ:- ایچ نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ لاہور

تحریک چندہ توسیع مسجد مبارک و مسجد اقصیٰ

اگرچہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ مسجد اقصیٰ کی توسیع اس طرح کی گئی تھی۔ کہ جس حصہ میں پہلے مستورات نماز پڑھا کرتی تھیں۔ وہ مردوں کے حصہ میں شامل کر کے عورتوں کے لئے مسجد اقصیٰ کی جانب جنوب ایک وسیع مکان خرید کر مخصوص کر دیا گیا تھا۔ لیکن چونکہ بفضل تعالیٰ جماعت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ یہ توسیع ناکافی ثابت ہوئی ہے۔ ہر جمعہ کو سینکڑوں نمازی مسجد میں جگہ نہ ملنے کے سبب گلی کوچوں ملحقہ مکانوں اور دوکانوں کی چھتوں پر نماز پڑھنے کے لئے مجبور ہوتے ہیں۔ اور خطبہ سننے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ لیکن موسم گرما اور برسات میں گلی کوچوں اور چھتوں پر نماز پڑھنا سخت تکلیف دہ ہے۔ اور ظاہر ہے اگر مسجد اقصیٰ کی مزید توسیع جلد نہ کی گئی تو یہ تکلیف اور زیادہ بڑھتی جائے گی۔ اسی طرح مسجد مبارک کی توسیع کا معاملہ بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا مسجد اقصیٰ کا۔ یہ مسجد بھی پنج وقتہ نماز پڑھنے والوں کے لئے بالکل ناکافی ہے۔ اور بسا اوقات نمازیوں کو دھوپ میں چھت پر نماز ادا کرنی پڑتی ہے۔ اس مسجد کی توسیع کے لئے بھی ملحقہ دوکانیں خریدی جا چکی ہیں۔

اب ہر دو مساجد کی توسیع کے لئے روپیہ کا سوال درپیش ہے۔ اب تک جو روپیہ فراہم ہوا۔ وہ تخمینہ سے بہت کم ہے۔ اس لئے تعمیر کا کام ابھی شروع نہیں کیا جا سکا۔ لہٰذا احباب کا فرض ہے کہ اس نیک اور نہایت ہی اہم کام میں حصہ لیں۔ تا تعمیر کا کام بلا توقف شروع کیا جا سکے۔ ظاہر ہے کہ ہر ایک نیکی کا ثواب کام کی اہمیت کے لحاظ سے ملتا ہے۔ تعمیر مساجد ایک اعلیٰ درجہ کا کار ثواب ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ من بنیٰ مسجداً بنی اللّٰہ لہ بیتاً فی الجنۃ۔ یعنی جو شخص مسجد بنائیگا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں مکان بنائیگا۔ یہ حدیث تو عام مساجد کی تعمیر کے متعلق ہے۔ لیکن اس وقت احباب جماعت کے سامنے ان مساجد کی تعمیر کا سوال ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز کامل حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مساجد ہیں اور جن کا درجہ بہت بڑا ہے۔ پس ان مساجد کی تعمیر کے اخراجات میں حصہ لینا بہت بڑے ثواب کا موجب ہے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ حسب استطاعت اس کام میں حصہ لیں۔ اور روپیہ فوراً محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام ارسال فرمائیں۔ اور کوپن پر اس امر کا اظہار کر دیں کہ یہ چندہ مساجد کی توسیع کے لئے ہے) اس چندہ کے لئے کوئی شرح مقرر نہیں۔ دوست اپنی خوشی سے جس قدر چندہ دینا چاہیں۔ وہ شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائے گا۔ مستورات کو بھی اس تحریک سے مطلع کر دیا جائے تا وہ بھی اس ثواب میں حصہ لے سکیں۔

ناظر بیت المال

ایک بھائی کو ہدیہ تبریک

ہم ممبران جماعت احمدیہ ملایا سٹریٹ اپنے محترم بھائی شیر محمد صاحب کی خدمت میں جو علاقہ Seremban میں سب انسپکٹر پولیس ہیں۔ اور جنہیں ان کی سابقہ بہترین خدمات کے عوض میں گورنمنٹ کی طرف سے کارونیشن دربار کے موقعہ پر تمغہ عطا ہوا۔ ہدیہ مبارکباد پیش کرتے اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ انہیں اس سے زیادہ ترقیات عطا فرمائے۔ اس کے ساتھ ہم ان حکام کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ان کی خدمات کی قدر کر کے حوصلہ افزائی کی۔

غلام حسین ایاز۔ مجاہد سنگاپور سکرٹری تبلیغ

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے حسب ذیل اصحاب کو صرف ۳۰ اپریل ۱۹۳۸ء تک کے لئے عہدہ دار منظور کیا جاتا ہے۔

ناظر اعلیٰ

جامپور ضلع ڈیرہ غازیخاں

پریذیڈنٹ۔ مولوی اللہ بخش خانصاحب فارسی ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول

سکرٹری مال نور الحق خان صاحب ناصح ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول

جنرل سکرٹری } خواجہ محمد یوسف صاحب
سکرٹری تبلیغ } سینیٹری انسپکٹر

لنگے ضلع گجرات

پریذیڈنٹ } مولوی غلام رسول صاحب
سکرٹری مال }

مالوکے بھگت ضلع سیالکوٹ

پریذیڈنٹ محمد یوسف صاحب

مجوکہ ضلع شاہ پور

سکرٹری تبلیغ ملک وارث خان صاحب

" تعلیم و تربیت مولوی عبد الرحمٰن صاحب

" مال قاضی محمد زکریا صاحب

بھوبھٹی ڈاکخانہ چوبارہ ضلع سیالکوٹ

پریذیڈنٹ قاضی نور احمد صاحب

سکرٹری تبلیغ } چوہدری عبد العزیز
سکرٹری مال } صاحب پٹواری

خزانچی چوہدری حسام الدین صاحب

ضلع ہوشیارپور کی جماعتوں کو اطلاع

ماسٹر نور محمد صاحب بی۔ اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر راجپور کو مندرجہ ذیل انجمنوں کے لئے آنریری انسپکٹر بیت المال مقرر کیا جاتا ہے ان انجمنوں کے عہدیداران ان سے پورا پورا تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(۱) ہوشیارپور شہر (۲) اہرانہ (۳) ملیانہ (۴) بھگلانہ (۵) ماہل پور۔

ناظر بیت المال

قوت مردمی کی برقی مشین

وٹیلک

جس سے ساٹھ سالہ بوڑھے بھی فولادی طاقت حاصل کر سکتے ہیں

شہر و دیہات ہر جگہ استعمال ہو سکتی ہے

نمائش و مفصل حالات مفت طلب فرمائیں

قیمت ۵۶ روپے

محصول ڈاک ۱۲ آنے

ڈاکٹر ایم اے اسمٰعیل ۳۹ میکلوڈ روڈ بالمقابل کشمیر بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سنگرور میں غیر احمدیوں سے کامیاب مناظرہ

اہل سنت والجماعت سنگرور کے مقامی عالم مولوی منظور احسن صاحب نے بڑے جوش وخروش سے جماعت احمدیہ کو مناظرہ کا چیلنج دیا۔ اور کہا کہ "میں اختلافی مسائل میں خود مناظرہ کر کے تحقیق حق کرنا چاہتا ہوں۔" جماعت احمدیہ سنگرور نے ان کے اس چیلنج کو منظور کر لیا۔ اور فریقین نے مناظرہ کی تاریخیں ۱۷-۱۸-۱۹ جولائی ۱۹۳۷ء معین کر کے متفقہ طور پر مناظرہ کی اجازت حاصل کر لی۔ ۱۶ رجولائی ۱۹۳۷ء کو مرکز سے مولوی محمد یار صاحب عارف مولوی فاضل مبلغ انگلستان اور مولوی محمد صادق صاحب مولوی فاضل مبلغ سماٹرا تشریف لائے۔ فریق ثانی نے سائیں لال حسین صاحب اختر کو لاہور سے اور منشی حبیب اللہ صاحب کلرک کو امرتسر سے بذریعہ تار بلایا۔ ۱۶ رجولائی ۱۹۳۷ء کو فریقین میں شرائط طے ہوئیں۔ اور مناظرہ بموجب پروگرام ذیل منعقد ہوا۔

پہلا مناظرہ

۱۷ رجولائی ۱۹۳۷ء بوقت ۸ بجے صبح سے ۱۱ بجے تک پنچایتی حال سنگرور میں بر مسئلہ حیات و وفات عیسیٰ علیہ السلام پر ہوا۔ سائیں لال حسین صاحب نے اپنی تقریر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بجسد عنصری آسمان پر زندہ ہونے کی سب سے زبردست دلیل یہ پیش کی کہ "دیکھو مرزا صاحب بھی حیات مسیح کا اعتقاد رکھتے تھے اور اس کیلئے براہین احمدیہ کا حوالہ بار بار پڑھتا رہا۔ جناب عارف صاحب نے اپنی تقریر میں تمام اعتراضات کا مدلل اور مکمل جواب دیا اور فریق مخالف کی زبردست دلیل کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کشتی نوح ص۲ کا یہ حوالہ پیش کیا "اسی واسطے میں نے مسلمانوں کا رسمی عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔ تا میری سادگی اور عدم بناوٹ پر گواہ ہو۔ وہ میرا لکھنا الہامی نہ تھا۔ محض رسمی تھا۔ مخالفوں کے لئے قابل استناد نہیں۔ کیونکہ مجھے خود بخود غیب کا دعویٰ نہیں۔ جب تک کہ خود خدا تعالےٰ مجھے نہ سمجھا دے۔"

اس حوالہ کو سنکر حاضرین پر لال حسین اختر کی دھوکہ دہی واضح ہو گئی۔ جناب عارف صاحب نے برعایت وقت وفات حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر پانچ دلائل قرآن کریم سے پیش کئے۔ اور لال حسین اختر کی علمی قابلیت کو بھی خوب واضح کیا۔ اور فریق مخالف کے مناظر کو یکصد روپیہ کا انعامی چیلنج دیا کہ اگر لفظ توفی کے معنے جب اللہ تعالےٰ فاعل ذی روح مفعول اور باب تفعل ہو سوائے موت یا قبض روح کے دکھا دے۔ دوران مناظرہ میں سائیں لال حسین صاحب نے احادیث پیشکردہ عارف صاحب کے جواب میں اقرار کر لیا۔ کہ کاتب کی غلطی سے حدیث میں بجائے موسیٰ کے عیسیٰ درج ہو گیا ہے۔

دوسرا مناظرہ

دوسرا مناظرہ ۱۷ رجولائی ۱۹۳۷ء بوقت ۳ بجے دوپہر سے ۶ بجے شام تک اجرائے نبوت پر ہوا۔ جناب عارف صاحب نے قرآن اور احادیث سے نہایت فاضلانہ دلائل پیش کئے۔ فریق مخالف کے مناظر مولوی منظور احسن صاحب پیشکردہ دلائل کی تردید میں کوئی معقول جواب نہ دے سکے۔ یہ مناظرہ بھی نہایت خیر وخوبی اور کامیابی سے ختم ہوا۔

تیسرا مناظرہ

تیسرا مناظرہ ۱۸ رجولائی ۱۹۳۷ء کو بوقت ۸ بجے صبح سے ۱۱ بجے تک بر موضوع صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہوا۔ جناب عارف صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر آٹھ قرآنی معیار اور اٹھارہ پیشگوئیاں بطور نمونہ از ضرورت پیش کیں۔ فریق مخالف کے مناظر اختر صاحب پر ہمارے فاضل مناظر جناب عارف صاحب کے دلائل کا اس قدر رعب طاری ہوا۔ کہ ایک دلیل کو بھی چھونے اور اس کی تردید کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔

اس مناظرہ میں خصوصیت سے جو قادیانی جماعت احمدیہ کو حاصل ہوئی۔ وہ اہل بصیرت کے لئے خدائی نصرت کا چمکتا ہوا نشان ہے۔ بہت سے غیر احمدی شرفا اور غیر مسلم احباب نے بعد مناظرہ احمدی فاضل مناظر کی عالمانہ اور فاضلانہ تقاریر کا اعتراف کیا۔ اور سائیں لال حسین کی بداخلاقی اور بدزبانی کی شکایت کی۔ خاکسار غلام احمد قریشی از سنگرور

تصحیح

الفضل ۱۶۵ ص۵ کالم ۳ میں میرے خط کا ایک فقرہ غلطی سے اس طرح درج ہو گیا ہے۔ "آخر میں یہ اعتراض کرنے کی جرات کرتا ہوں" مگر یہ فقرہ دراصل یوں ہے کہ "آخر میں یہ عرض کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔ احباب نصیحت پکڑیں" خاکسار تاج الدین لائلپوری

۵۷ ویں سالگرہ کی شاندار رعایت

تمام ہندوستان جناب قبلہ ڈاکٹر حکیم حاجی غلام نبی زبدۃ الحکما شاہی سند یافتہ کے اسم گرامی سے واقف ہے۔ یہ دواخانہ بفضلہ تعالیٰ ۵۷ سال سے نیکنامی کے ساتھ جاری ہے۔ اور اپنی سچائی دیانتداری اور خوش معاملگی کی وجہ سے غیر فانی شہرت حاصل کر چکا ہے۔ اگر آپکو ہماری مقبول و مجرب دواؤں سے فائدہ اٹھانے کا موقع نہیں ملا۔ تو آج ہی کارڈ بھیجکر فہرست دواخانہ مفت طلب کریں۔ تاکہ آپکو اس شاندار رعایت سے مستفید ہونے کا موقع ملجائے:۔ **یکم اگست کی صبح سے لیکر ۳۱ راگست کی شام تک** جو صاحب خود تشریف لائیں گے۔ یا اپنا خط دنیا کے کسی ڈاک خانہ میں ڈالیں گے۔ انکو شفاخانہ ہذا کی تیار شدہ تمام ادویات اصل قیمت کی بجائے پونی قیمت پر ملیں گے۔ ماہ اگست سے قبل یا بعد کوئی رعایت نہ ملے گی۔ البتہ جو اصحاب اس رعایتی میعاد میں روپیہ جمع کرا دینگے۔ وہ بعد ازاں جس وقت چاہیں۔ رعایتی قیمت پر مال منگا سکتے ہیں۔ اور اپنی رقم کے ختم ہونے تک اس رعایت کے حقدار ہوں گے۔ آرڈر بھیجتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیجئے۔

ملنے کا پتہ دواخانہ ڈاکٹر حکیم حاجی غلام نبی زبدۃ الحکما موچی دروازہ لاہور

شربت مقوی اعصاب مقویات کا شہنشاہ ہے اصل قیمت چار روپے رعایتی تین روپے

حب ممسک مقوی پہلی ہی خوراک اپنا اثر دکھاتی ہے۔ اصل قیمت فی بکس ایکروپیہ رعایتی بارہ آنہ

جوہر عشبہ چوب چینی خون صاف کرنے کی مشہور دوا ہے۔ اصل قیمت تین روپے رعایتی دو روپے چار آنے

حافظہ بڑھانے کی گولیاں طلبا اور دماغی کام کرنیوالوں کیلئے مفید ہیں اصل قیمت فی بکس ایکروپیہ رعایتی بارہ آنہ

150

مستریان مباہلہ احرار اور فخرالدین ملتانی کا اجتماع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مَیں عبدالمنان ولد بابو عزیزالدین صاحب مرحوم اور عبدالقادر ساکن موضع بھجوال ضلع ہوشیارپور اللہ تعالیٰ کی مؤکد بعذاب قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ آج ۲۲ جولائی کو پونے پانچ بجے شام ہم نے فخرالدین ملتانی اور ملا عنایت اللہ احراری کو عبدالکریم اور زاہد وغیرہ مستریان مباہلہ کی دوکان پر عبدالکریم کے ساتھ باتیں کرتے دیکھا۔ وہاں سے اٹھ کر عنایت اللہ اور عبدالکریم دکان فرم مہر دین وغیرہ ایجنٹان ہال بازار امرتسر میں دو تین دفعہ گئے۔ اور نکلتے وقت کچھ روپیہ ہم نے ان کے ہاتھ میں دیکھے۔ پھر وہاں سے ریلوے سٹیشن کی طرف گئے چونکہ گاڑی کا وقت نکل چکا تھا۔ اس لئے وہ اڈہ کراؤن بس سروس سے لاہور کے لئے لاری پر سوار ہو کر اکٹھے چلے گئے۔

کیا اب بھی یہ لوگ جماعت کے ناصحین اور بہی خواہوں کا بھروپ بھرے رہیں گے اور احمدیوں کو خدا ترسی اور تقویٰ کا سبق دینے میں شرم نہ محسوس کریں گے۔

اصل میں جو کچھ انسان کے اپنے اندر ہوتا ہے وہی دوسروں میں نظر آتا ہے دہریت کے سوائے کسی آدمی کو اتنا دلیرانہ جھوٹ بولنے اور اتنی بدعملی کے ارتکاب کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ چونکہ یہ لوگ خود دہریہ اور بدعمل تھے۔ اس لئے انہیں جماعت میں بھی دہریہ اور بدعمل نظر آئے

حیرت کی بات ہے کہ اس بیباکی سے شدید ترین معاندین احمدیت سے اتنی گہری ساز باز رکھتے ہوئے پھر یہ لوگ یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ وہ احمدیت کے فدائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلام ہیں۔ اور جماعت کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں۔

خاکساران:- عبدالمنان و عبدالقادر

شیخ صاحب مصری اور جھوٹ

ہم ایک دفعہ قرآن کریم کا سبق پڑھتے پڑھتے ایک ایسے مقام پر پہنچے۔ جہاں جھوٹ کی مذمت کا ذکر ہے۔ میں نے شیخ صاحب سے سوال کیا۔ کہ حدیثوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق تین جھوٹ بولنے کا ذکر آیا ہے۔ جب کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نبی تھے۔ اور خدا تعالیٰ نے ان کو صدیقاً نبیاً فرمایا ہے۔ پھر انہوں نے کیوں جھوٹ بولا۔ اس کے جواب میں بجائے یہ کہنے کے کہ کوئی خلاف قرآن بات قابل تسلیم نہیں۔ کہنے لگے۔ کہ جھوٹ بولنا جائز ہے اور مزید تشریح میں یہ کہا کہ جب ایک شخص سخت مصیبت میں پھنسا ہوا ہو۔ اور اس کی جان و مال یا عزت خطرہ میں ہو۔ اس وقت اگر جھوٹ بول کر وہ اس مصیبت سے رہائی پا سکتا ہو۔ تو بے شک اس طور سے جھوٹ بولے۔ کہ سننے والے سمجھیں کہ سچ بول رہا ہے۔

اس قسم کا عقیدہ جس کے دل میں ہو۔ اس کو ٹھوکر لگنا یقینی بات ہے اور آج کل معلوم ہوتا ہے۔ مصری صاحب اسی عقیدہ پر عمل کر رہے ہیں شیخ صاحب مصری کے اس بیان کی تصدیق کرنے کے لئے چار سے زیادہ اشخاص میں انشاء اللہ پیش کر سکتا ہوں۔ اور اپنے اس بیان کو بھی خدا تعالیٰ کی قسم کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔ کہ یہ بالکل درست ہے۔

خاکسار: عبدالقدوس مالاباری فارغ التحصیل۔ مدرسہ احمدیہ۔ قادیان۔

قوت کی دوائیں گرمی کے موسم کے لئے بھی ہیں!

بالمقابلہ سبحانہ

یہ خیال کہ مقوی غذائیں اور مقوی دوائیں جو فائدہ سردی کے موسم میں کرتی ہیں وہ دوسرے موسم میں نہیں کرتیں۔ ایک حد تک صحیح ہے۔ مگر کلیۃً صحیح نہیں کیونکہ گرمی کے موسم کے لئے بھی ایسی دوائیں ہیں جو جسمانی قوتوں کی پرورش کے لئے اور جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے گرمی اور برسات کے موسم میں اسی قدر کامیابی کے ساتھ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جس قدر کہ موسم سرما میں ہماری مفرح یاقوتی ماء اللحم عنا... فریسمو صاحب روح الذہب نبیذ عنبی وغیرہ پہاڑی علاقوں اور سرد ملکوں میں مفرح یاقوتی کے استعمال کے لئے موسم کی کوئی قید نہیں۔ ہاں گرم موسم گرم آب و ہوا گرم مزاج اشخاص کے لئے یہ صرف سردیوں میں استعمال ہو سکتی ہے۔ گرمی کے موسم میں قوت اور صحت کے لئے ہماری عنبرین اور خمیرہ زمردی ایک خاص اور ممتاز تحفہ ہے۔

شادی اور شادمانی کے لئے زندگی بخش جام **عنبرین** ایک نئی اور عجیب سائنٹیفک ایجاد

عنبرین کے اجزا بہت قیمتی ہیں۔ یہ طیور کے دماغ ان کے نخاع انثیین اور بیش قیمت ادویہ عنبر کیلشیم گلیسرو فاسفیٹ اور وٹیمین (جوہر حیاتین) کی سائنٹیفک روح ہے۔ اعضاء رئیسہ ارواح کی قوت حفاظت اور قیام شباب اس کا اصلی کام ہے۔ آپ عنبرین کے استعمال سے گرم ملک میں رہ کر بھی دماغ کو قوی جوانی کو قائم اور صحت کو بحال رکھ سکتے ہیں۔ یہ قبل مقرار میں ایک چمچہ چائے کے برابر شربت کے طور پر دودھ میں ملا کر پی جاتی ہے۔ گرمی کے موسم میں جو لوگ قوت انسانی کی ایسی دوا ڈھونڈتے ہیں۔ جو قلب میں فرحت اور دماغ میں ٹھنڈک پہنچائے اور مقوی بھی ہو۔ یہ دوا ان کا مقصد خاطر خواہ طور پر پورا کرتی ہے۔ اور خاص طور پر انہیں کے لئے ہے۔ اس حیرت انگیز مقوی دوا میں صحت اور طاقت کا راز پنہاں ہے جلدی ہی آپ میں زندہ دلی اور قوت انسانی پیدا ہو جائے گی۔ عنبرین کے چند دن کے استعمال کے بعد ہی آپ خود کو نوجوان اور خوش و خرم محسوس کرنے لگیں گے۔ عشقی کمزوری انفلوائنزا ضعف دل عصبی کمزوری تکان و ماغی ضعف سر بھاری رہنا۔ نیند نہ آنا لاغری گردہ ضعف وغیرہ کیلئے یہ اکسیر اعظم ہے نفیس لذیذ خوش ذائقہ اور قوت بخش ہے۔ دماغی کام کرنے والے اس دوا کو نہایت عزیز رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ تھکے ہوئے دماغ کو تر و تازہ کرتی ہے۔ اور دماغ کو ضعیف اور کمزور نہیں ہونے دیتی۔ دماغ کے علاوہ دل کو بھی بہت قوت دیتی ہے۔ قیمت فی شیشی جو ایک ماہ کے لئے کفایت کرتی ہے - للعہ علاوہ محصولڈاک

خمیرہ زمردی اس زمردی عنبری جواہری خمیرے میں دل و دماغ جگر اور تمام اعضاء رئیسہ کی قوت کے لئے فرحت دینے والے میوؤں اور پھلوں کا عرق نکال کر اور اسکے ساتھ نفیس اور مناسب دواؤں کا جوہر کھینچ کر تمام قیمتی جواہرات موتی عنبر یاقوت زمرد نیلم پکھراج فیروزہ مرجان یشب کافوری ورق نقرہ زہرمہرہ خطائی ورق طلا وغیرہ کی آمیزش کی گئی ہے۔ اور اس کا قوام مصری کی بجائے انگوروں کی کھانڈ سے بنایا گیا ہے۔ اس کی ایک ہی خوراک گرمی کے اثر کو دور رکھ کے قلب اور دماغ میں ٹھنڈک اور فرحت اور قوت پیدا کرتی ہے۔ دماغ تر و تازہ رہتا قوت بڑھتی طبیعت شادمان دماغ قوی اور تمام اعضائے رئیسہ توانا رہتے ہیں دل کی دھڑکن کمزوری بے چینی گھبراہٹ قلق و اضطراب کم طاقتی کے لئے یہ دوا تاثیر کا طلسم ہے۔ چنانچہ دل کا اچھلنا۔ نبض کا زور سے چلنا۔ سینے کا جلنا۔ اس سے موقوف ہو جاتا ہے۔ دل کے علاوہ امراض دماغی پر اس کا شاندار اثر ہوتا ہے چنانچہ سر کا چکرانا۔ دماغ کا بھاری رہنا۔ دماغی توحش اور دیگر دماغی عوارض اسکے چند روزہ استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں ساتھ ہی معدہ و دیگر اعضائے اندرونی کو بھی اس سے خاص تقویت پہنچتی ہے۔ چنانچہ کثرت خون حیض قے کثرت عطش اور دیگر نسوانی عوارض میں بھی ایک نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی مفید شے ہے۔ جس کو دور حاضرہ کی تمام عالمگیر دماغی ذہنی قلبی تکالیف کے لئے ہم نہایت فخر کے ساتھ بطور تحفہ پیش کرتے ہیں۔ آپ گرم آب و ہوا اور گرم ملک میں رہ کر بھی ہر قسم کی جسمانی دماغی قلبی جسمانی امراض سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ خوراک دو ماشہ قیمت فی شیشی جس میں پانچ تولہ دوائی ہوتی ہے۔ تین روپے بارہ آنہ۔

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۲۲ جولائی۔ اخبارات میں سلطان ابن سعود والئے حجاز، امام یمن اور عبدالعزیز قائد اعظم اعراب ٹیونس کے بیان شائع ہوئے ہیں۔ سلطان ابن سعود لکھتے ہیں۔ ہم یہودیوں کے دشمن نہیں۔ لیکن اس بات کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتے کہ فلسطین کی سرزمین کے ٹکڑے کر دئے جائیں۔ برطانیہ نے تقسیم فلسطین کا اعلان کر کے مسلمانان عالم کو اس بات کی دعوت دی ہے کہ وہ اپنے قبلہ اول کو برطانی استعمار اور یہودی استبداد سے بچانے کے لئے کونسی تدابیر عمل میں لائیں۔ امام یمن لکھتے ہیں فلسطین کے عربوں کی مصیبت تمام عالم کے مسلمانوں کی مصیبت ہے۔

الہ آباد ۲۲ جولائی۔ ریاست ڈونگر پور میں کثرت باراں کے باعث ایک گاؤں کی تباہی کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ ۴۳ انچ بارش ہوئی۔ کئی لوگ بے خانماں ہو گئے ہیں۔ بہتوں نے درختوں پر چڑھ کر جانیں بچائیں۔ دو لاکھ روپے سے زیادہ کا نقصان ہو گیا ہے۔

امرتسر ۲۲ جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کل مادھو پور میں جو پٹھانکوٹ کے قریب واقع ہے۔ زبردست بارش ہوئی جس کی وجہ سے دریائے راوی کا پانی چڑھ رہا ہے۔ مقامی حکام نے راوی کے کنارے رہنے والے دیہاتیوں کو خطرہ سے آگاہ کر دیا ہے۔

شملہ ۲۲ جولائی۔ آج پنجاب اسمبلی کے اجلاس کا آخری دن تھا۔ ایک ممبر نے قرارداد پیش کی۔ مختلف ارکان نے اس مسئلہ پر تقریریں کیں۔ وزیر اعظم نے کہا۔ میں کسی ایسے افسر کو جو فرقہ پرستی کی آگ کو بھڑکاتا ہے معاف نہیں کر سکتا۔ اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ میں اور میرے رفقاء کار ہر قوم کے جائز حقوق کی حفاظت کریں گے۔ اور کسی قوم سے بے انصافی نہیں کی جائیگی۔ آخر میں قرارداد باتفاق آراء منظور ہو گئی۔

کٹک ۲۲ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ اڑیسہ کی بعض اسلامی انجمنوں نے گورنر اڑیسہ کو عرضداشتیں بھیجی تھیں۔ جن میں اس بات پر زور دیا گیا تھا۔ کہ مجلس وزراء میں ایک مسلمان وزیر کے تقرر کے لئے وہ اپنے خاص اختیارات کا استعمال کریں۔ لیکن ہز ایکسیلینسی ان عرضداشتوں پر غور کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچے ہیں۔ کہ مجلس وزراء میں مسلمان وزیر کا تقرر ممکن العمل نہیں۔ اور نہ ہی باور کرنے کے لئے انہیں کوئی وجہ نظر آتی ہے۔ کہ مسلمان وزیر کی عدم موجودگی میں اڑیسہ کے مسلمانوں کے جائز حقوق کو نقصان پہنچے گا۔

مدراس ۲۲ جولائی۔ وزراء مدراس کے استعمال کے لئے گورنمنٹ نے چھ موٹریں خرید دی ہیں۔ جو ان کے سپرد کر دی جائیں گی۔ موٹریں حکومت کی ملکیت ہونگی۔ نگران کے اخراجات وزیر موٹر الاؤنس سے پورے کرینگے

روما ۲۲ جولائی۔ مراکش کی فرانسیسی حکومت نے مسجدوں کے دروازوں پر پہرہ لگا دئے ہیں۔ تاکہ مسلمان حکومت کی مسلم آزار روش کے خلاف اجتماعات منعقد نہ کر سکیں۔ کل مراکشی طلباء نے ایک جلوس نکالا۔ جلوس اور پولیس کے درمیان تصادم ہو گیا۔ پولیس پر پتھر اور گولیاں برسائی گئیں جس سے پولیس کے ۴۰ سپاہی زخمی ہوئے اور ایک فرانسیسی افسر ہلاک ہو گیا جلوس کو منتشر کرنے کے لئے فوجی امداد حاصل کی گئی۔ فوج نے کئی ایک مقامات پر مظاہرین پر گولیاں برسائیں اندازہ ہے کہ ۲۰۰ آدمی مجروح اور ۲۰ کے قریب ہلاک ہو گئے۔

نئی دہلی ۲۲ جولائی۔ یوپی اسمبلی کے ضمنی انتخاب میں مسلم لیگ کے امیدوار کی کامیابی پر یہاں کے لیگ کے حلقوں میں انتہائی مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اس انتخاب کے لئے پنڈت جواہر لال نہرو۔ خان عبدالغفار خان پنڈت گوبند بلبھ پنت ڈاکٹر سید محمود اور دوسرے کانگرسی لیڈروں نے اس حلقے کے دورے کئے۔ مگر

ہائیکورٹ میں نگرانی کی سماعت

لاہور ۲۳ جولائی۔ آج آنریبل جسٹس بھنڈے کے سامنے مولوی عبدالرحمن صاحب کی نگرانی پیش ہوئی۔ بعد سماعت بحث فاضل جج نے سرکار کے نام نوٹس جاری کیا۔

وہ مسلم رائے دہندوں کو اپنے ساتھ ملانے میں ناکام رہے۔

لنڈن ۲۲ جولائی۔ سلامینکا کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ میڈرڈ کے مغرب میں دو دنوں سے خونریز جنگ جاری ہے۔ بین الاقوامی بریگیڈ اور اعراب مراکش میں دست بدست لڑائی ہوئی۔ جس میں اعراب نے بین الاقوامی بریگیڈ کو شکست دی۔ باغی مزید چار میل تک آگے بڑھ چکے ہیں۔ اس لڑائی میں حکومت کے ۸ ہزار سپاہی ہلاک و مجروح ہوئے۔

پونہ ۲۲ جولائی۔ کانگرسی ممبر مسٹر منگل داس بمبئی کونسل کے صدر منتخب کئے گئے ہیں۔ اور مسٹر بی جی سوہن ڈپٹی پریذیڈنٹ مقرر کئے گئے ہیں یہ دونوں کانگرسی ہیں۔

پونہ ۲۲ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ منسٹر کے ایم منشی ہوم منسٹر تمام سیاسی قیدیوں کی رہائی کے سوال پر غور کر رہے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ایک دو دن میں تمام سیاسی قیدیوں کی رہائی کا اعلان ہو جائے گا۔

لنڈن ۲۲ جولائی۔ آج آئرستان کی پارلیمنٹ نے ۸۲ ووٹوں کی حمایت اور ۵۲ کی مخالفت سے پھر مسٹر ڈی ویلیرا کو اگزیکٹو کونسل کا صدر منتخب کیا

شملہ ۲۲ جولائی۔ ریاست الور کے لئے نئے مہاراجہ کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ ٹھاکر تیج سنگھ کو جو الور کے شاہی خاندان کے چشم و چراغ ہیں مہاراجہ مقرر کیا گیا ہے۔

الہ آباد ۲۲ جولائی۔ یوپی میں ایڈووکیٹ جنرل کے تقرر کا مسئلہ لوگوں کی توجہ کا مرکز بن رہا ہے کانگرسی وزارت سر وزیر حسن سابق جج ہائیکورٹ اودھ کو مقرر کرنے کے حق میں ہے لیکن ان کے تقرر کے راستہ میں قانونی مشکل ہے۔ یعنی وہ ساٹھ سال کی عمر سے تجاوز کر چکے ہیں۔

لنڈن ۲۲ جولائی۔ دارالعوام میں لیبر پارٹی نے تین ممبروں کے اختلاف رائے سے ذیل کی تحریک پیش کی۔ فلسطین کے متعلق سرکاری قرطاس ابیض میں مندرجہ تجاویز اس غرض سے لیگ کے اجلاس میں پیش کی جانی چاہئیں۔ تاکہ حکومت برطانیہ پوری پوری تحقیقات کے بعد پارلیمنٹ میں اپنی وہ واضح سکیم پیش کر سکے جس میں سرکاری قرطاس ابیض کی تمام سفارشات کو پورے طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ لیکن اس سمجھوتہ کی شرط یہ ہے۔ کہ ایوان کو اس مرحلہ پر تقسیم فلسطین کی پابندی اپنے سر لینی چاہئیے۔ مسٹر آرمز بی گور وزیر نوآبادیات نے جواب میں کہا۔ کہ حکومت کا یہ خیال ہے کہ یہ قرطاس ابیض ایسی بہترین پالیسی ہے۔ جسے ضروری سمجھ کر اس پر عمل کرنا چاہئیے۔ اور اسی لئے یہ ضروری خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہودیوں۔ عربوں۔ اور دوسرے ممالک کے متعلقہ مفاد کے ساتھ آخری مرحلہ تک وابستہ رہنا چاہئے ہیں۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی